بسم الله الرحمن الرحيم

مسجد النبیؐ

مؤلف:

پژوہشکدہ حج وزیارت

مترجم:

سیدہ مرضیہ عابدی

کتاب کا نام: مسجد النبیؐ

مولف: پژوہشکدہ حج وزیارت

مترجم: سیدہ مرضیہ عابدی

مصحح: سید اصغر علی کاظمی

نظر ثانی: سید مبین حیدر رضوی

پبلشر: موسسہ فرہنگی ہنری مشعر

ایڈیشن: فروری ۲۰۱۵ء

تعداد:

قیمت:

مشعر کے ہول سیلرز:

تہران: ٹیلیفون نمبر: ۶۴۵۱۲۰۰۳ ـ ۰۲۱

قم: ٹیلیفون نمبر: ۳۷۸۳۸۴۰۰ ـ ۰۲۵

فہرست

مسجد النبی ﷺ ۷

مسجد النبی ﷺ کی پہلی تعمیر : ۸

حضرت عمر کے زمانے میں مسجد نبویؐ کی توسیع:: ۸

عثمان ابن عفان کے زمانے میں مسجد نبویؐ کی توسیع:.. ۹

ولید ابن عبدالملک کے زمانے میں مسجد نبوی کی توسیع: ۹

مہدی عباسی کے زمانے میں مسجد نبوی کی توسیع: ۹

ممالیک کے زمانے میں مسجد نبوی کی توسیع:........... ۱۰

عثمانی دور میں مسجد النبیؐ کی توسیع: ۱۰

سعودی دور میں مسجد النبیؐ کی توسیع:..................... ۱۰

مسجد النبیؐ کے مختلف حصے ۱۲

روضہ شریف : ۱۲

مرقد مطہر پیغمبر اسلامؐ: ۱۲

منبر:.. ۱۴

محراب :... ۱۴

مسجد النبی ﷺ کے ستون.............................. ۱۵

ستون محرس ۱۶
ستون التوبہ ۱۶
ستون وفود ۱۶
ستون سریر ۱۷
ستون مہاجرین ۱۷
ستون تہجد ۱۷
ستون مربعۃ القبر ۱۸
ستون مخلقہ ۱۸
صفّہ ۱۸
مقام جبرائیل.. ۱۹
مسجد النبیؐ کے شروع والے دروازے : ۱۹
باب الرحمۃ ۱۹
باب جبرائیل :..۲۰
باب السّلام :..۲۰
باب النساء : ۲۰
مسجد کے مینار : ۲۰
زیارت حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : ۲۱

مسجد النبی ﷺ

سب سے پہلا قدم جو رسول خدا ﷺ نے مدینہ منورہ میں اٹھایا وہ مسجد کی تعمیر تھی اس سے پہلے بھی قبا میں رسول خدا ﷺ اور اصحاب کے ہاتھوں سے ایک مسجد بنائی گئ جس سے اسلام میں مسجد کی اہمیت کا پتا چلتا ہے۔

مسجد الحرام کے بعد سب سے زیادہ بافضیلت مسجد، مسجد النبی ہے جو مدینہ میں واقع ہے رسول خدا ﷺ نے اس مسجد کے اندر نماز پڑھنے کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے:

"صلاۃ فی مسجدی ھذا تعدل عنداللہ عشرۃ الاف صلاۃ فی غیرہ من المساجد الا المسجد الحرام فان الصلاۃ فیہ تعدل مائۃ الف صلاۃ"

"میری مسجد میں نماز پڑھنا خدا کے نزدیک دوسری مساجد میں دس ہزار نمازوں کے برابر ہے سوائے مسجد الحرام کے کیونکہ اس میں نماز ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے"۔

مسجد النبی ﷺ کی پہلی تعمیر:

اکثر تاریخ دانوں کا خیال ہے کہ شروع میں مسجد کا رقبہ ایک ہزار ساٹھ مربع میٹر تھا یعنی ۷۰ ذراع طول اور ۶۳ ذراع عرض لیکن سات ہجری میں رسول خدا ﷺ کی غزوہ خیبر سے واپسی کے بعد مسلمانوں کی تعداد بڑھ جانے کی وجہ سے مسجد کے رقبہ میں بھی اضافہ کیا گیا اور اس کے طول و عرض میں ۱۰۰، ۱۰۰ ذراع کا اضافہ ہوا اور اس کا رقبہ ۲۴۷۵ مربع میٹر تک پہنچ گیا جس کے نتیجے میں مربع شکل کی مسجد سامنے آئی۔

حضرت عمر کے زمانے میں مسجد نبویؐ کی توسیع:

حضرت عمر ابن خطاب نے سترھویں ہجری میں مغرب کی طرف سے ۲۰ ذراع (۱۰ میٹر)، قبلہ کی طرف سے، دس ذراع (پانچ میٹر) اور شمال کی طرف سے تیس ذراع (۱۵ میٹر) کا اضافہ کیا جس کے نتیجے میں مسجد کا طول ۱۴۰ میٹر اور عرض ۶۰ میٹر اور اس کا کل رقبہ ۳۵۷۵ مربع میٹر ہو گیا۔

حضرت عثمان ابن عفان کے زمانے میں مسجد نبویؐ کی توسیع:

حضرت عثمان نے ۲۹ سے ۳۰ ہجری میں مسجد النبی ﷺ میں ۴۹۶ مربع میٹر کا اضافہ کیا جس کے بعد اس کا کل رقبہ ۴۰۷۱ مربع میٹر ہو گیا جو ولید ابن عبدالملک کے زمانے تک اپنی اسی شکل پر باقی رہا۔

ولید ابن عبدالملک کے زمانے میں مسجد نبوی کی توسیع:

ولید ابن عبدالملک نے ۸۸ سے ۹۱ ہجری میں مسجد النبی ﷺ میں سو۲۳۶۹ مربع میٹر کا اضافہ کیا جس کے بعد اس کا کل رقبہ ۶۴۴۰ مربع میٹر ہو گیا۔

مہدی عباسی کے زمانے میں مسجد نبوی کی توسیع:

مہدی عباسی نے ۱۶۱ ہجری میں اضافہ کیا جس کے بعد اس کا کل رقبہ ۸۸۹۰ مربع میٹر ہو گیا۔

ممالیک کے زمانے میں مسجد نبوی کی توسیع:

ممالیک کے زمانے میں قایتبای نے ۸۸۸ ہجری میں مسجد النبی ﷺ کے رقبے میں ۱۲۰ مربع میٹر کا اضافہ کیا جس کے بعد اس کا کل رقبہ ۹۰۱۰ مربع میٹر ہو گیا۔

عثمانی دور میں مسجد النبیؐ کی توسیع:

سلطان عبدالمجید عثمانی نے ۱۲۶۵ سے ۱۲۷۷ ہجری کے دوران مسجد النبیؐ کے رقبے میں ۱۲۹۳ مربع میٹر کا اضافہ کیا جس کے بعد اس کا کل رقبہ ۱۰۳۰۳ مربع میٹر ہو گیا۔

سعودی دور میں مسجد النبیؐ کی توسیع:

سعودیوں کے حکومت پر آنے کے بعد مسجد کی توسیع کے پہلے مرحلے میں ۱۳۷۲ ہجری میں ۶۰۲۴ مربع میٹر کا اضافہ ہوا جس کے بعد اس کا کل رقبہ ۱۶۳۲۷ مربع میٹر ہو گیا۔ توسیع کے دوسرے مرحلے میں جس کا آغاز ۱۴۰۵ ہجری میں ہوا ۸۲۰۰۰ میٹر کا اضافہ کیا گیا جس کے بعد مسجد النبیؐ کا کل رقبہ ۹۸۵۰۰ مربع میٹر ہو گیا جہاں ۱۶۷۰۰۰ نمازیوں کے لئے گنجائش تھی۔

کہا جاتا ہے کہ اطراف حرم کی توسیع کے بعد اس مقدار میں ہزاروں اور افراد کے لئے گنجائش میں اضافہ ہوا ہے۔

مسجد النبیؐ کے مختلف کتبوں پر جو آئمہ طاہرینؑ اور خلفاء اور بعض صحابہ کے نام لکھے نظر آتے ہیں دراصل عثمانی سلاطین کی یادگار ہیں جنہوں نے اسلامی فرقوں کو متحد کرنے کی کوشش کی۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ ایک کتبے پر امام زمانہ کا نام "محمد المہدی" اس طریقے سے لکھا گیا ہے کہ اسکے اندر سے لفظ "حی" جھلکتا ہوا نظر آتا ہے۔

مسجد النبیؐ کے مختلف حصّے

روضہ شریف:

مسجد کا ایک حصہ جو جنوب مشرق کی طرف اور قبلہ کی سمت میں واقع ہے روضہ پاک کے نام سے جانا جاتا ہے۔یہ حصہ خاص فضیلت کا مالک ہے اور رسول خداﷺ کے بقول بہشت کے باغوں میں سے ایک باغ کے عنوان سے بیان ہوا ہے۔

"ما بین قبری و منبری روضۃ من ریاض الجنۃ"

روضہ شریف ۳۰۳ میٹر ہے جس کا طول ۲۲ میٹر اور اس کا عرض ۱۵ میٹر ہے روضہ پاک کے احاطے میں تین اور مقدس مکانات بھی موجود ہیں۔

۱) مرقد مقدس مطہر پیغمبر اسلامؐ ۲) منبر ۳) محراب

مرقد مطہر پیغمبر اسلامؐ:

مسجد النبیؐ کا مقدس ترین مکان رسول گرامیﷺ کا مدفن مبارک ہے رسول گرامی اسلامﷺ جو محبوب خدا و خلق خدا ہیں اور اپنی امت کیلئے اسلام کی قیمتی میراث چھوڑ کر گئے ہیں۔اس عظیم انسان کامل کی

۲۳ سالہ زندگی کا حاصل وہی مرقد مطہر ہے۔ مسجد کے مشرقی حصے میں رسول خداﷺ نے اپنی ازدواج کے لئے ایک حجرہ بنوایا تھا جو حضرتؐ کی رحلت کے بعد ۹۰ سال تک موجود تھا سب سے پہلے "سودا" کے لئے ایک حجرہ بنا اس کے بعد عایشہ اور اسکے بعد حضرت فاطمہؑ کے لئے ایک حجرہ بنایا گیا مورخین کا کہنا ہے کہ حضرت محمد ﷺ کی وفات جس حجرہ میں ہوئی اسی حجرہ میں آپؐ کو دفن کیا گیا۔

خلیفہ دوم کے زمانے میں حضرت رسول خداﷺ کا مرقد مقدس وہی ایک چھوٹا سا کمرہ تھا اور ولید کے دور تک مسجد النبیؐ کی توسیع کے بعد بھی اسی صورت میں باقی رہا جس وقت مسجد النبیؐ کے مشرقی حصے کو پھیلایا گیا تو مرقد مطہر بھی مسجد کے اندر آ گیا۔

آج کل اسی حجرہ مبارکہ کا رقبہ کہ جس میں مرقد موجود ہے ۲۴۰ میٹر (۱۶ میٹر طول اور ۱۵ میٹر عرض) ہے اس کے ارد گرد سونے کی ضریح بنائی گئی ہے اس حجرہ مبارکہ کے چاروں کونوں میں مضبوط ستون بنائے گئے ہیں جن پر سبز رنگ کا گنبد قائم کیا گیا ہے۔

اس حجرہ میں کئی دروازے ہیں ان دروازوں کے نام یہ ہیں:

باب حضرت فاطمہ زہراؑ (جو حضرت فاطمہ زہراؑ کے حجرہ کی نشانی ہے) حجرے کے شمال میں باب تہجد اور غرب میں باب وفود یا باب الرحمۃ اور جنوب (قبلہ) کی طرف باب التوبہ یا باب الرسولؐ موجود ہے اسی حجرہ مبارکہ کے اندر ایک جگہ جس پر ایک چھوٹا سا بقعہ قبر حضرت فاطمۃ الزہراؑ کے عنوان سے بنا ہوا ہے اور ضریح کے اندر موجود ہے اس بقع کے جنوبی حصے میں محراب حضرت فاطمۃ الزہراؑ موجود ہے۔

منبر:

مسجد النبی ﷺ میں دوسرا مقدس مکان منبر رسول خدا ﷺ کی جگہ ہے۔روایات میں ملتا ہے کہ شروع شروع میں رسول خدا ﷺ خطاب فرمانے کے لئے کھجور کے درخت سے ٹیک لگایا کرتے تھے ایک صحابی نے مشورہ دیا کہ رسول خدا ﷺ کے لئے منبر بنایا جائے تاکہ لوگ انہیں دیکھ سکیں اور حضرت ﷺ بھی کھڑے رہنے کی وجہ سے تھک نہ جائیں۔ اس منبر میں تین سیڑھیاں تھیں رسول خدا ﷺ کا منبر آٹھ مرتبہ مرمت ہوا اور ہر بار مرمت کے بعد اپنی پہلی جگہ پر ہی رکھا گیا۔

موجودہ منبر سلطان مراد عثمانی کے حکم سے ۹۹۹ ہجری میں بنایا اور اسی جگہ نصب کیا گیا اس منبر میں بارہ سیڑھیاں موجود ہیں اور یہ ہنر کا ایک قیمتی شاہکار ہے۔

محراب:

محراب اس جگہ بنایا گیا ہے جہاں رسول خدا ﷺ نماز پڑھا کرتے تھے۔اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ رسول خدا ﷺ کی جائے نماز وہی جگہ ہے جہاں موجودہ محراب بنا ہوا ہے جب ولید نے مسجد کی

توسیع کا حکم دیا اور عمر ابن عبدالعزیز نے کام شروع کروایا تو محراب اسی جگہ بنوایا گیا جہاں رسول خداﷺ نماز پڑھا کرتے تھے۔

بعض اور محراب بھی موجود ہیں جو بعض خلفاء کی جائے نماز پر بنائے گئے ہیں۔

مسجد النبیﷺ کے ستون

مسجد النبیﷺ کی چھت ایسے ستونوں پر قائم تھی جو چھت کی حفاظت کا کام دیتے تھے۔ اسکے علاوہ رسول اکرمﷺ اور ان کے اصحاب بھی انہیں استعمال کیا کرتے تھے۔آنحضرتﷺ کے زمانے کے آٹھ ستون خاص قسم کی یادیں اپنے ساتھ لئے ہوئے ہیں جو ان کے مقدس ہونے کا باعث ہیں جب بھی مسجد دوبارہ بنائی جاتی یہ ستون اپنی جگہ پر قائم رہتے تھے۔فرق صرف اتنا ہے کہ پرانے ستونوں کی جگہ نئے ستون بن جاتے تھے مسجد کی توسیع کے ساتھ ساتھ ستونوں میں بھی اضافہ ہوا اور اب ستونوں کی تعداد تقریبا۷۰۶ عدد ہے۔

وہ ستون جو مسجد کی پرانی جگہ پر اس کے جنوب میں واقع تھے اب سفید رنگ کے ذریعے باقی ستونوں سے ممتاز کر دیئے گئے ہیں ان میں سے بعض کے نام یہ ہیں:

ستون محرس

حضرت علیؑ، رسول گرامی ﷺ کی حفاظت کے لئے اس ستون کے ساتھ کھڑے ہوا کرتے تھے۔ محرس کے استوانہ (کنارے) کو استوانہء علی ابن ابی طالبؑ کے نام سے بھی پہچانا جاتا ہے کیونکہ حضرت علیؑ اس کے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے۔

ستون التوبہ

اس ستون کو "استونۂ ابولبانہ" بھی کہا جاتا ہے اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ ابو لبانہ نے بنی قریظہ کے یہودیوں کے حق میں ایک کام انجام دیا جس کے بعد انہیں اپنے اس کام پر بہت افسوس ہوا اور انہوں نے اپنے آپ کو سزا دینے اور توبہ کرنے کے لئے خود کو ستون کے ساتھ باندھ لیا اور تقریبا دس شب و روز سے زیادہ وہ اسی حال میں باقی رہے اور فقط نماز یا قضائے حاجت کے لئے ان کی بیٹی ان کی رسیاں کھول دیتی یہاں تک کہ ان کی توبہ قبول ہونے کے بارے میں رسول گرامی ﷺ پر وحی نازل ہوئی اور آپؐ مسجد میں تشریف لائے اور ابو لبانہ کو آزاد کر دیا۔اس ستون کے ساتھ نماز پڑھنے اور توبہ کرنے کی بہت فضیلت ہے۔

ستون وفود

رسول خدا ﷺ کے روز مرّہ کاموں میں سے ایک کام قبائل کے سرداروں سے ملاقات کرنا تھا۔آنحضرت ﷺ یہ کام مسجد میں ایک

ستون کے ساتھ بیٹھ کر انجام دیا کرتے تھے بعد میں جس کا نام "استوانۃالوفود" مشہور ہوگیااور اب بھی اسی نام سے پہچانا جاتا ہے۔

ستون سریر

یہ وہ جگہ ہے جس کے نزدیک رسول خداﷺ کھجور کی شاخوں کا بستر بچھا کرآرام فرمایا کرتے تھے۔

ستون مہاجرین

اس نام کی وجہ شاید یہ تھی کہ مہاجرین مکہ اس ستون کے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے اور بیٹھا کرتے تھے۔ یہ ستون "ستون عایشہ" کے نام سے بھی پہچانا جاتا ہے کیونکہ ان سے روایت ہے کہ اگر لوگ اس ستون کے ساتھ نماز پڑھنے کی فضیلت کو جانتے تو وہاں نماز پڑھنے کے لئے قرعہ اندازی کرتے اسی وجہ سے اس ستون کو ستون "قرعہ" بھی کہا گیا ہے۔

ستون تہجد

روایت میں ملتا ہے کہ رات کو جب لوگ اپنے اپنے گھروں کو چلے جاتے تو رسول خداﷺ اس ستون کے قریب "حصیر" (چٹائی) بچھا کر نماز تہجد پڑھا کرتے تھے۔ اسی مناسبت کی بناپر یہ ستون اس نام سے مشہور ہوا۔

ستون مربعۃ القبر

یہ ستون جو" مقام جبرائیل "کے نام سے بھی مشہور ہے ضریح مبارکہ کے شمالی ضلع سے جڑا ہوا ہے اور حضرت فاطمہؑ کے گھر کا دروازہ بھی وہیں سے کھلتا تھا۔ یہ وہی دروازہ ہے جس کے ساتھ رسول خدا ﷺ ابن عباس کی روایت کے مطابق نو مہینے تک ہر روز پانچ مرتبہ نماز کے وقت کھڑے ہو کر یہ فرمایا کرتے تھے۔السلام علیکم و رحمة الله وبركاته انما يريد الله ليذهب عنكم الرجس اهل البيت ويطهركم تطهيراً۔

ستون مخلقہ

شروع شروع میں رسول خدا ﷺ ایک کھجور کے تنے سے ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے۔ جب آپؐ کے لئے منبر بنایا گیا تو اس درخت سے ایسی فریاد بلند ہوئی جیسے کسی اونٹنی کی اپنے بچے سے جدا ہوتے وقت نکلتی ہے۔ یہ ستون "حنانہ "کے نام سے مشہور ہوا ستون مخلقہ اسی درخت کی جگہ پر نصب کیا گیا ہے اور چونکہ خلوق (ایک قسم کی خوشبو) کے ساتھ معطر کیا جاتا تھا اسی وجہ سے اسے مخلقہ کہا گیا۔

صفّہ

صفہ ایسی جگہ کا نام ہے جہاں ہجرت کے پہلے سالوں میں بے پناہ مسلمان مہاجروں کو رہنے کی جگہ دی گئی یہ زمین تقریباً ۹۶ میٹر کے

رتقبے پر تھی جس کے اوپر چھت بنی ہوئی تھی اور یہ باب جبرائیل اور باب النساء کے درمیان واقع تھی۔

بلال، ابوذر، حذیفہ، مقداد وغیرہ اصحاب صفہ میں سے ہیں۔

مقام جبرائیل

یہ جگہ اس وجہ سے مقام جبرائیل کے نام سے مشہور ہوئی کیونکہ حضرت جبرائیل اسی جگہ رسول خداﷺ پر نازل ہوا کرتے تھے اور ان کے حضور حاضر ہوا کرتے تھے یہ جگہ اب حجرہ مبارکہ کے اندر موجود ہے لیکن کوئی وہاں تک دسترس حاصل نہیں کرسکتا۔

مسجد النبیؐ کے شروع والے دروازے:

باب الرحمۃ

یہ دروازہ مسجد نبوی کی مغربی دیوار میں نصب ہے اس نام کی وجہ رسول خداﷺ کی حدیث ہے جس کے مطابق ایک شخص نے جو اس دروازے سے اندر داخل ہوا خداوند تعالیٰ سے بارش کیلئے دعا کی اور پھر وہی شخص سات دن بعد آیا اور بارش ختم ہونے کی دعا کی اس دروازے کو باب عاتکہ بھی کہا جاتا ہے۔

باب جبرائیل :

یہ دروازہ مسجد کی مشرقی دیوار میں نصب ہے اور رسول خدا ﷺ کے داخل ہونے کا راستہ بھی یہی دروازہ تھا۔ روایت میں آیا ہے کہ رسول خدا ﷺ نے اس دروازے میں جبرائیل سے ملاقات کی جس کی وجہ سے اسے باب جبرائیل کہا گیا ہے۔

باب السّلام :

یہ دروازہ بھی مسجد نبویؐ کی مغربی دیوار میں نصب ہے اور مسجد کی پہلی تعمیر کے زمانے سے ہی یہ دروازہ وہاں موجود تھا۔

باب النساء :

ایک اور اہم دروازہ جو خلیفہ دوم کے زمانے میں بنایا گیا " باب النساء " ہے جو اب بھی اسی نام سے مشہور ہے یہ دروازہ مسجد میں خواتین کے داخلے اور ان کے خروج کے لئے مخصوص تھا بعد کے ادوار میں مسجد کی توسیع کے بعد اور بھی دسیوں دروازوں کا اضافہ ہوا ہے۔

مسجد کے مینار :

ولید کے زمانے میں مسجد کے چاروں کونوں میں چار مینار بنائے گئے زمانے کے ساتھ ساتھ ان میناروں نے اپنی جگہ بڑے اور مضبوط میناروں کو دے دی۔ مسجد کے لئے نئے مینار بھی بعد میں بنائے گئے۔

مسجد کے چاروں اصلی میناروں کے نام یہ ہیں، سلیمانیہ اور مجیدیہ جو شمالی ضلع کے ساتھ دو طرف کھڑے ہیں اور دوسرے دو مینار قائیتابی اور باب السلام جو جنوبی ضلع (قبلہ) کے ساتھ واقع ہیں۔ حال ہی میں مسجد کے میناروں کے ساتھ اور بھی میناروں کا اضافہ ہوا ہے جنکی تعداد تقریباً دس (۱۰) عدد ہے۔

زیارت حضرت رسول خدا ﷺ:

جب مدینۃ الرسول ﷺ میں داخل ہو جائیں تو غسلِ زیارت اور اذنِ دخول انجام دینے کے بعد باب جبرائیل سے اندر داخل ہوں اور سب سے پہلے اپنا دایاں پاؤں اندر رکھیں پھر سو مرتبہ کہیں "اللہ اکبر" اس کے بعد دو رکعت نماز تحیّۃ المسجد ادا کریں اور حجرہ مبارکہ کی طرف چل پڑیں اور وہاں کھڑے ہو کر یہ کہیں "

اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یا رَسُولَ اللّٰہِ، اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یا نَبِیَّ اللّٰہِ، اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یا مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ، اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یا خاتَمَ النَّبِیِّینَ، اَشْھَدُ اَنَّکَ قَدْ بَلَّغْتَ الرِّسالَۃَ، وَاَقَمْتَ الصَّلاۃَ، وَآتَیْتَ الزَّکاۃَ، وَاَمَرْتَ بِالْمَعْرُوفِ، وَنَھَیْتَ عَنِ الْمُنْکَرِ، وَعَبَدْتَ اللّٰہَ مُخْلِصاً حَتّٰی اَتیٰکَ الْیَقِینُ، فَصَلَواتُ اللّٰہِ عَلَیْکَ وَرَحْمَتُہُ وَعَلیٰ اَھْلِ بَیْتِکَ الطّاھِرِینَ

اس کے بعد اس طرح قبلہ رخ کھڑے ہوں کہ دایاں کندھا قبر اور بایاں منبر کی طرف ہو پھر یہ کہیں:

اَشْھَدُ اَنْ لا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَحْدَہُ لا شَرِیکَ لَہُ، وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُہُ وَرَسُولُہُ، وَاَشْھَدُ اَنَّکَ رَسُولُ اللّٰہِ، وَاَنَّکَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ، وَاَشْھَدُ اَنَّکَ

قَدْ بَلَّغْتَ رِسالاتِ رَبِّكَ، وَنَصَحْتَ لِاُمَّتِكَ، وَجاهَدْتَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَعَبَدْتَ اللّٰهَ حَتّٰى اَتيكَ الْيَقِينُ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ، وَاَدَّيْتَ الَّذِي عَلَيْكَ مِنَ الْحَقِّ، وَاَنَّكَ قَدْ رَؤُفْتَ بِالْمُؤْمِنِينَ، وَغَلُظْتَ عَلَى الْكافِرِينَ، فَبَلَّغَ اللّٰهُ بِكَ اَفْضَلَ شَرَفِ مَحَلِّ الْمُكَرَّمِينَ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اسْتَنْقَذَنا بِكَ مِنَ الشِّرْكِ وَالضَّلالَةِ، اَللّٰهُمَّ فَاجْعَلْ صَلَواتِكَ وَصَلَواتِ مَلائِكَتِكَ الْمُقَرَّبِينَ وَاَنْبِياءِكَ الْمُرْسَلِينَ وَعِبادِكَ الصّالِحِينَ، وَاَهْلِ السَّمواتِ وَالْاَرَضِينَ، وَمَنْ سَبَّحَ لَكَ يا رَبَّ الْعالَمِينَ مِنَ الْاَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ، عَلى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَنَبِيِّكَ وَاَمِينِكَ وَنَجِيِّكَ وَحَبِيبِكَ وَصَفِيِّكَ وَخاصَّتِكَ وَصَفْوَتِكَ وَخِيَرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ، اَللّٰهُمَّ اَعْطِهِ الدَّرَجَةَ الرَّفِيعَةَ، وَآتِهِ الْوَسِيلَةَ مِنَ الْجَنَّةِ، وَابْعَثْهُ مَقاماً مَحْمُوداً يَغْبِطُهُ بِهِ الْاَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ، اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ: »وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَلَمُوا اَنْفُسَهُمْ جاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوّاباً رَحِيماً«، وَاِنِّي اَتَيْتُكَ مُسْتَغْفِراً تائِباً مِنْ ذُنُوبِي، وَاِنِّي اَتَوَجَّهُ بِكَ اِلَى اللّٰهِ رَبِّي وَرَبِّكَ لِيَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي

یہ کہنے کے بعد خدا سے اپنی حاجات طلب کریں اس امید کے ساتھ کہ ان شاء اللہ قبولیت کے درجے تک پہنچیں۔

اس کے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مخصوص درود کا ذکر کریں جو یہ ہیں:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ كَما حَمَلَ وَحْيَكَ وَبَلَّغَ رِسالاتِكَ، وَصَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ كَما اَحَلَّ حَلالَكَ، وَحَرَّمَ حَرامَكَ، وَعَلَّمَ كِتابَكَ، وَصَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ كَما اَقامَ الصَّلاةَ، وَآتَى الزَّكاةَ، وَدَعا اِلى دِينِكَ، وَصَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ كَما صَدَّقَ بِوَعْدِكَ، وَاَشْفَقَ مِنْ وَعِيدِكَ، وَصَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ كَما غَفَرْتَ بِهِ الذُّنُوبَ، وَسَتَرْتَ بِهِ الْعُيُوبَ،

وَفَرَّجْتَ بِهِ الْكُرُوبَ، وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا دَفَعْتَ بِهِ الشَّقَاءَ، وَكَشَفْتَ بِهِ الْغَمَاءَ، وَاَجَبْتَ بِهِ الدُّعَاءَ، وَنَجَّيْتَ بِهِ مِنَ الْبَلَاءِ، وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا رَحِمْتَ بِهِ الْعِبَادَ، وَاَحْيَيْتَ بِهِ الْبِلَادَ، وَقَصَمْتَ بِهِ الْجَبَابِرَةَ، وَاَهْلَكْتَ بِهِ الْفَرَاعِنَةَ، وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا اَضْعَفْتَ بِهِ الْأَمْوَالَ، وَاَحْرَزْتَ بِهِ مِنَ الْأَهْوَالِ، وَكَسَرْتَ بِهِ الْأَصْنَامَ، وَرَحِمْتَ بِهِ الْأَنَامَ، وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا بَعَثْتَهُ بِخَيْرِ الْأَدْيَانِ، وَاَعْزَزْتَ بِهِ الْإِيمَانَ، وَتَبَّرْتَ بِهِ الْأَوْثَانَ، وَعَظَّمْتَ بِهِ الْبَيْتَ الْحَرَامَ، وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَاَهْلِ بَيْتِهِ الطَّاهِرِينَ الْأَخْيَارِ وَسَلِّمْ تَسْلِيماً